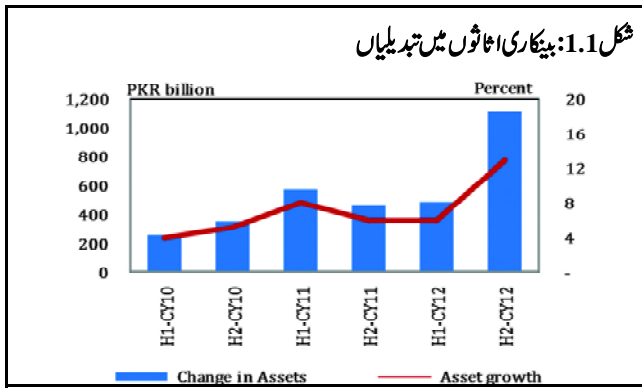


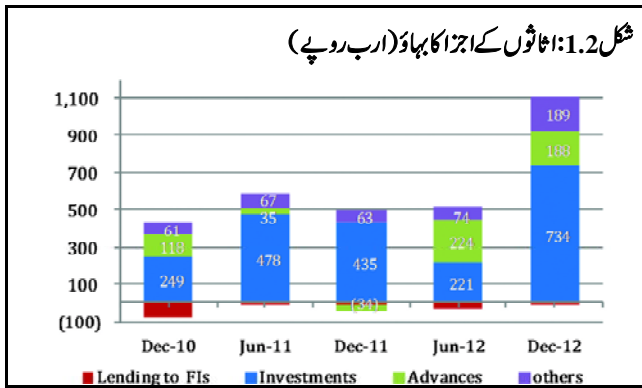
1 مالی وساطت

2012ء کی دوسری ششماہی میں بینکاری شعبے کی اثاثہ جاتی بنیاد میں 12.2 فیصد کی مضبوط نمو (2011ء کی دوسری ششماہی کے 5.9 فیصد) ہوئی جس کا سبب صارفی امانتوں کی نمو میں تیزی اور ایکویٹی بنیاد میں معتدل اضافہ تھا۔ بینکوں کی سرمایہ کاری میں غیر معمولی نمو نے اثاثہ جاتی بنیاد کی نمو میں اہم کردار ادا کیا۔ نجی شعبے میں 5.1 فیصد نمو ہوئی جو بہ وزن اوسط شرح قرض گاری میں 204 بی پی ایس کمی کا ممکنہ ردعمل ہو سکتا ہے۔ یہ ایک خوش آئند پیش رفت ہے۔ اسٹیٹ بینک کی جانب سے بچت امانتوں پر کم از کم حد کی شرح میں

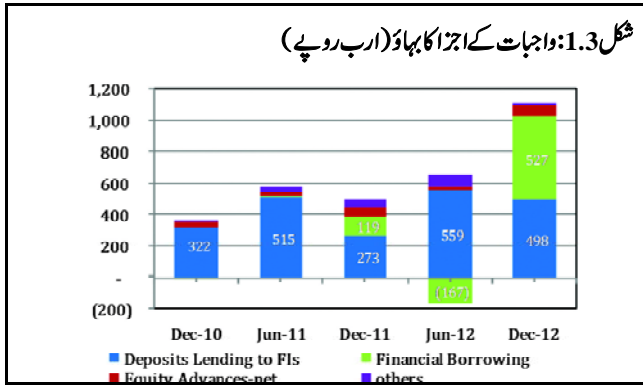


100 بی پی ایس اضافے سے صحت مند نمو ہوئی، جو کہ معین امانتوں سے بچت و رواں امانتوں کی سمت جزوی تبدیلی کی عکاس ہے جبکہ 2012ء کی دوسری ششماہی میں بینکاری شعبے کی چند مالی جھلکیوں میں مالی قرض گیری کی بلند سطح بھی شامل ہیں۔

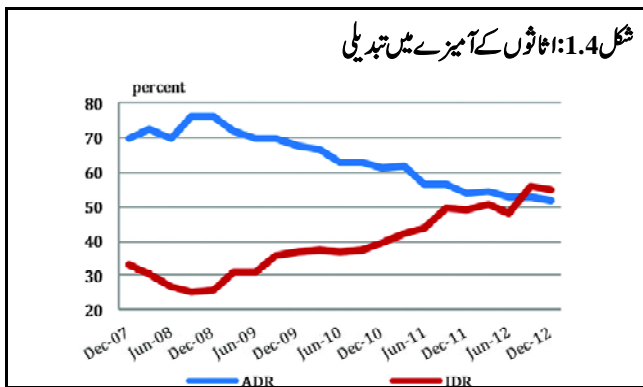
2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران بینکاری نظام کے اثاثوں میں 12.2 فیصد نمو ہوئی (جو 2011ء کی دوسری ششماہی میں 5.9 فیصد اور 18.9 فیصد سال بسال تھی)۔ آمدنی و اخراجات کے فرق 20 کو پورا کرنے کے لیے مسلسل حکومتی قرض گیری اور نجی شعبے کے قرضوں کے موسمی استعمال کی قدرے بلند سطح کی مالکاری امانتوں میں 7.2 فیصد مضبوط نمو سے کی گئی تھی، بینکاری شعبے کی صحت مند نمو کے حصول میں معاون ثابت ہوئی۔ یہ اضافہ غیر معمولی تھا کیونکہ 2007ء سے بینکاری شعبے کے اثاثوں میں دو ہندسی اضافہ دیکھنے میں نہیں آیا اور یہ قدر کے لحاظ سے بھی غیر معمولی تھا (شکل 1.1)۔



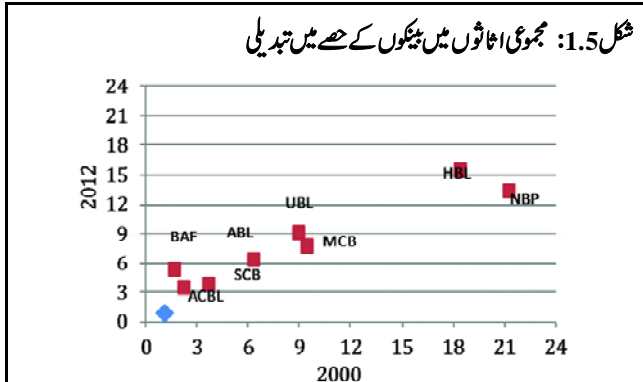
اثاثوں میں نمو اگرچہ وسیع الہیاء تھی لیکن وہ حکومتی تمسکات میں بینکوں کی سرمایہ کاری میں 31.1 فیصد کی غیر معمولی نمو کا نتیجہ تھی۔ اس کے نتیجے میں مجموعی سرمایہ کاری (خالص) نہ صرف 4 ٹریلین روپے کی نئی بلند سطح پر پہنچ گئی بلکہ پہلی مرتبہ خالص قرضوں کی سطح سے بھی آگے بڑھ گئی تھی۔ گزشتہ چند برسوں کے دوران سست اقتصادی نمو اور انفراسٹرکچر کے مسائل (توانائی کی مسلسل قلت اور امن وامان کی صورتحال) کے باعث نجی شعبے سے قرضوں کی طلب میں کمی آگئی۔ اس کے ساتھ ساتھ بلند یافتہ کے حامل خطرے سے پاک حکومتی تمسکات کی کافی مقدار میں دستیابی بھی محفوظ جنت کی سمت بینکوں کی پرواز کا ایک اہم عامل تھا (شکل 1.2)۔



عام قرضہ جاتی چکر اور موسمی رجحان کے مطابق 2012ء کی دوسری ششماہی میں خام قرضوں میں 5.1 فیصد اضافہ ہوا خاص طور پر سال کی آخری سہ ماہی میں۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ ملکی قرضوں کی نمو میں سارا حصہ نجی شعبے کا تھا جبکہ سرکاری شعبے نے خود تصفیاتی اجناسی مالکاری کی واپسی کے باعث خالص رقوم واپس کیں۔ نجی شعبے کے قرضوں کی نمو میں اضافے میں نمایاں طور پر متعدد عوامل نے اہم کردار ادا کیا جس میں حقیقی معاشی سرگرمیوں کی بحالی خصوصاً بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں، قرض گاری کی شرحوں میں کمی، غیر فعال قرضوں میں کمی، سیالیت کی پوزیشن میں بہتری اور حکومتی تمسکات پر کم ہوتا منافع شامل ہیں۔



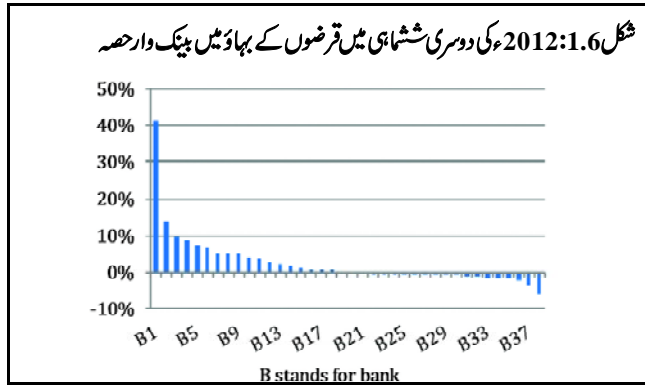
2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران فنڈنگ کے لحاظ سے امانتوں میں 7.2 فیصد کی نمو اور قرض گیری میں دگنے اضافے سے بھی اثاثوں کو بڑھانے میں مدد ملی (شکل 1.3)۔ امانتوں میں نمو پخت امانتوں 21 میں مسلسل اضافے سے ہوئی، جنہوں نے پخت امانتوں کی شرح کی کم از کم حد میں اضافے کے اسٹیٹ بینک کے اقدام پر اچھا رد عمل ظاہر کیا اور اسے موسمی قرضوں کی تقسیم میں اضافے کے متوازی جاری امانتوں کے بڑھنے سے تقویت حاصل ہوئی۔ 22 مہینے امانتیں عام طور پر زیادہ نرخ حساس ہوتی ہیں اور زیر جائزہ مدت کے دوران نمو کے رجحان میں سست روی دیکھی گئی۔ امانتوں میں مجموعی نمو کا ایک جزوی سبب کارکنوں کی ترسیلات زر کی شکل میں سرمایہ جاتی رقوم کی مسلسل آمد اور ملکی کرنسی کی قدر میں مسلسل کمی کے باعث بیرونی کرنسی امانتوں کا بڑھنا تھا۔ دوسری جانب، بینکوں کی قرض گیری میں تقریباً 100 فیصد اضافہ ہو گیا۔ جن میں سے بیشتر عبوری فنڈز مرکزی بینک سے حکومتی تمسکات کے اجرائے ثانی کی مطابقت اور برآمدی نو ماکاری مقاصد کے لیے دیے گئے تھے۔ اچھے منافع کی وجہ سے بینکوں کی ایکویٹی بنیاد میں 9.18 فیصد نمو ہوئی جس سے فنڈنگ کے اضافی ذرائع کی فراہمی کے علاوہ نظام میں ادائیگی قرض کی صلاحیت کو مستحکم بنانے میں بھی مدد ملی۔



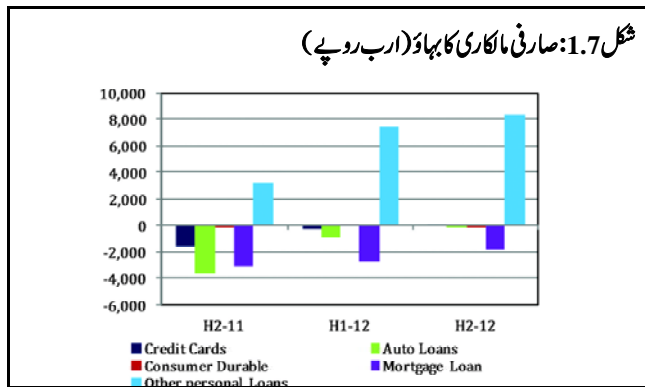
گذشتہ چند برسوں کے دوران دشوار اقتصادی و کاروباری ماحول اور اثاثہ جاتی بنیاد میں بگاڑ نے بینکوں کو قرض دینے میں محتاط طرز فکر اختیار کرنے پر مجبور کیا تھا جس کے نتیجے میں قرضوں کا بہاؤ چند بلند معیار کے نجی قرض گیروں اور سرکاری و نجی شعبے کے قرضوں کی موسمی ضروریات تک محدود ہو گیا تھا۔ بینکوں کی قرض گیری پر حکومت کے انحصار میں اضافہ بھی بینکاری نظام کے خطرے کی طلب کو کمزور کرنے کا باعث بنا۔ اس صورتحال کے نتیجے میں گذشتہ چند برسوں کے دوران امانتوں و قرضوں کے تناسب میں مسلسل کمی آئی ہے اور یہی رجحان زیر جائزہ ششماہی میں بھی جاری رہا۔ تاہم، امانتوں و قرضوں کے تناسب میں کمی کی شرح 2012ء میں مدہم ہو گئی جس کا سبب قرضوں کی تقسیم میں بہتری اور صارفنی امانتوں میں معتدل نمو ہے۔ 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران اس میں 40 بی پی ایس کی کمی ہوئی (شکل 1.4)۔ دوسری جانب، زیر جائزہ مدت کے دوران سرمایہ کاری و امانتوں کے تناسب میں 610 بی پی ایس کا اضافہ ہو گیا تھا۔

21 یکم جنوری 2012ء سے پچھلے سال کی کم از کم شرح کو 5 فیصد سے بڑھا کر 6 فیصد کر دیا گیا۔

22 قرضوں کی تقسیم کا ایک حصہ عام طور پر بینکاری نظام میں واپس آ جاتا ہے۔



2011ء کی دوسری ششماہی کے مالی استحکام کے جائزے میں یہ نمایاں کیا گیا تھا کہ سرفہرست بینکوں نے تشکیل نو اور بہتری کے بعض اقدامات کے باعث بازار میں اپنے حصے میں کمی کر دی تھی (شکل 1.5)۔ اگرچہ مجموعی رجحان یکساں رہا، 2012ء کی دوسری ششماہی میں سرفہرست اداروں کی نمو، صنعت کی نمو سے بڑھ گئی تھی جس کے نتیجے میں ان اداروں کے حصے میں معمولی اضافہ ہو گیا تھا۔ تجزیے سے نشاندہی ہوتی ہے کہ چھوٹے درمیانے درجے کے بینکوں کے حجم میں اگرچہ توسیع ہوئی ہے لیکن اس کی رفتار صنعت کی اوسط سے کم رہی تھی، جس کے سبب اثاثہ جاتی بنیاد میں ان کا حصہ کم ہو گیا تھا۔



تیسری سہ ماہی میں بعض موسمی قرضوں کی واپسی کے بعد 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران چوتھی سہ ماہی میں قرضوں کے بہاؤ میں تیزی آئی اور اس میں 5.1 فیصد نمو (2011ء کی دوسری ششماہی میں 1.1 فیصد کی خالص واپسی ہوئی تھی) ہوئی۔ تاہم، گذشتہ برس کی ششماہی کے برعکس نمو میں نجی شعبے نے اہم کردار ادا کیا جبکہ خود تصفیاتی اجناسی مالکاری کی واپسی کے باعث سرکاری شعبے کو رقوم کا بہاؤ معتدل ہو گیا تھا۔ اس کے نتیجے میں 2012ء کی دوسری ششماہی میں نجی شعبے کے قرضوں کا حصہ بڑھ کر 79.4 فیصد ہو گیا جو 2012ء کی پہلی ششماہی میں 78.4 فیصد تھا۔

جدول 1.1: 2012ء کی دوسری ششماہی میں ملکی قرضوں کا جزوار بہاؤ

نئی شعبہ	سرکاری شعبہ	مجموعی
معین سرمایہ کاری	18.5	35.7
جاری سرمایہ	22.1	80.2
تجارتی مالکاری	(2.6)	3.6
اجناسی مالکاری	(40.5)	17.5
جس میں	-	-
گندم کی مالکاری	-	-
دیگر	(0.1)	22.5
کل	(2.5)	159.3

زری نرمی²³ کے ردعمل میں بہ وزن اوسط شرح قرض گاری میں 204 بی پی ایس کی کمی، غیر فعال قرضوں میں اعتدال، معاشی سرگرمیوں میں معمولی بحالی اور امانتوں میں مضبوط نمو کے باعث سیالیت کے بہتر حالات نجی شعبے کے قرضوں میں معقول نمو حاصل کرنے میں معاون ثابت ہوئے۔²⁴ اس سے قطع نظر، قرضوں کی بینک وار تقسیم سے تقسیم کے جھکاؤ پر مبنی رجحان کا پتہ چلتا ہے جس سے نشاندہی ہوتی ہے کہ قرضوں کی تقسیم میں بڑا حصہ چند بینکوں تک محدود رہا (شکل 1.6)۔²⁵

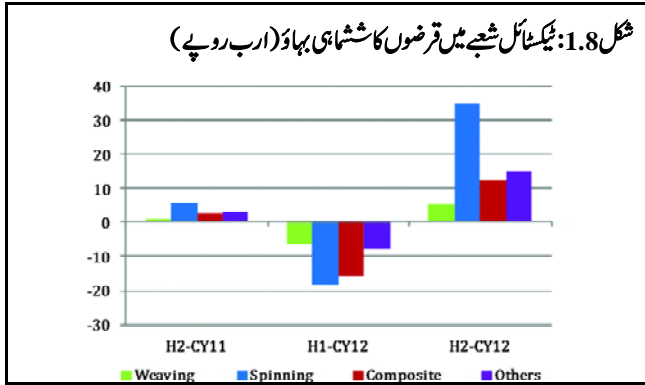
ملکی شعبے کے قرضوں میں نمو وسیع البینا دیکھی اگرچہ 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران ان کا حصہ 88 فیصد کارپوریٹ شعبے کو دیا گیا تھا۔ مالکاری کا باقی حصہ ایس ایم ایز، زرعی مالکاری اور صارفین قرضوں پر مشتمل تھا۔ نجی شعبے کے قرضوں کے استعمال کے تجزیے سے معین سرمایہ، معین سرمایہ کاری اور تجارتی مالکاری کے تینوں اجزا کو رقوم کی فراہمی کی نشاندہی ہوتی ہے (جدول 1.1)۔ جاری سرمائے کی ضروریات ٹیکسٹائل، شکر اور چاول کی صنعتوں کے موسمی پیداواری پروسیس پر مشتمل تھیں۔ معین سرمایہ کاری قرضوں کی طلب خاصی متنوع تھی کیونکہ یہ ایشیا سازی، کامرس، تجارت اور رینیل اسٹیٹ کے شعبوں نے حاصل کی تھی۔ خصوصاً، ایشیا سازی کے شعبے اور غذائی صنعت نے اپنی پیداواری گنجائش بڑھانے کے لیے مالکاری کو استعمال کیا۔²⁶

23 اسٹیٹ بینک نے 2012ء کی پہلی ششماہی کے دوران زری پالیسی کے تین لگا تار فیصلوں میں پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 250 بی پی ایس کوٹی کی تھی۔
 24 جولائی تا دسمبر 2012ء کے دوران بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کے اشاریے میں 2.13 فیصد نمو ہوئی جبکہ 2011ء کی اسی مدت میں یہ 0.83 فیصد بڑھا تھا۔
 25 ڈیٹا سے ظاہر ہوتا ہے کہ عام قرضوں کی تقسیم کا 73 فیصد صرف چار بینکوں نے دیا تھا جن کا بینکاری اثاثوں میں مجموعی حصہ 29 فیصد ہے۔
 26 ”پاکستانی معیشت کی کیفیت - دوسری سہ ماہی رپورٹ 2012-13“، اسٹیٹ بینک آف پاکستان۔

جدول 1.2: 2012ء کی دوسری ششماہی میں شعبہ دار قرضوں کا بہاؤ		
ارب روپے		
نئی شعبہ	سرکاری شعبہ	
11.2	(1.5)	توانائی کی پیداوار و ترسیل
(19.2)	2.5	شکر
23.5	(19.8)	زرعی کاروبار
(3.2)	0.0	یکمیکڑ دووا سازی
5.4	(0.7)	مالی
(5.0)	-	سینٹ
(0.8)	-	جوئے و چھرا
1.8	-	الیکٹریکس و برقی اشیا
67.3	-	ٹیکسٹائل
-	-	جس میں
35.2	-	اسپننگ
12.1	-	مرکب
5.0	-	ویونگ
121.6	42.8	دیگر
202.7	23.3	کل

صدارتی مالکاری کا بہاؤ کمزور اور چند ٹیکسٹائل تک محدود رہا۔ مالکاری میں ہونے والا پیشتر 2.8 فیصد اضافہ ذاتی قرضوں میں ہوا جن میں 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران 7.0 فیصد نمو ہوئی تھی اور یہ دیگر صدارتی اجزا کی خالص واپسی پر سبقت لے گئے (شکل 1.7)۔ ان نئے قرضوں کا بڑا حصہ ایک بینک نے دیا تھا جس نے زیر جائزہ مدت کے دوران اپنے ذاتی قرضوں کی حدود میں توسیع کر دی تھی۔²⁷

پیداواری عمل میں بلند موسمی طلب میں اضافے کے باعث ٹیکسٹائل کا شعبہ بینکاری شعبے کے قرضوں کا بڑا استعمال کنندہ رہا جبکہ توانائی کی قلت پر قابو پانے کے لیے سرمایہ کاری بھی کی گئی (جدول 1.2)۔²⁸ مالکاری کا اہم حصہ اسپننگ کے شعبے نے حاصل کیا جس کے بعد کمپوزٹ اور ویونگ کا نمبر آتا ہے (شکل 1.8)۔ ٹیکسٹائل شعبے کے قرضوں میں اضافہ برآمدی قدر²⁹ میں متعلقہ نمو (سال بسال) سے ہم آہنگ تھا۔ ششماہی کے دوران (2012ء کی چوتھی سہ ماہی میں 39 فیصد) برآمدی نو مالکاری کا تجزیہ 17 فیصد اضافے³⁰ کو ظاہر کرتا ہے جو 2008ء کے بعد سے بلند ترین سطح ہے۔



چینی کے شعبے میں قرضوں کی طلب جس کا آغاز چوتھی سہ ماہی میں کچل کاری سے ہوا تھا، وہ 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران تیسری سہ ماہی میں بلند خالص ادا ٹیکوں کے باعث منفی رہی تھی۔ تاہم، 2012ء کی دوسری ششماہی میں مجموعی خالص واپسی 2011ء کی دوسری ششماہی سے خاصی کم تھی۔ اگرچہ زرعی کاروبار کے قرضوں میں مجموعی نمو معمولی تھی تاہم، گندم کے زیر کاشت رقبے میں اضافے کی وجہ سے کھاد کا استعمال بڑھنے اور گیس کی بہتر دستیابی کے باعث اس شعبے میں نئی شعبے کے قرضوں کی طلب بلند رہی تھی۔

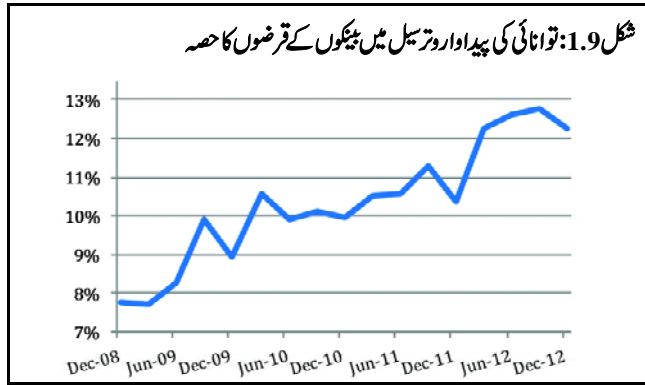
”بجلی و توانائی کے شعبے کے ترسیل (پی ٹی ای ایس)“ کو قرضوں کا بہاؤ نصف سال جاری رہا اور اس نے مزید 9.7 ارب روپے کا اضافہ کیا تھا۔ گذشتہ چند برسوں اور خاص طور پر 2012ء کے دوران پی ٹی ای ایس کو بینکوں کے قرضوں میں 33 فیصد اضافہ ہوا اور یہ بڑھ کر 493 ارب روپے تک پہنچ گئے۔ مجموعی قرضوں کی سست رفتاری کے ساتھ ساتھ پی ٹی ای ایس کے قرضوں میں توسیع کی بلند شرح کے باعث 2012ء کے دوران خام قرضوں کا اس شعبے میں ارتکاز بڑھ کر 11.7 فیصد (2008ء کے 7.2 فیصد) تک پہنچ گیا۔ توانائی کے جاری بجران کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ اضافہ حیران کن نہیں تھا۔ حکومت کی جانب سے انڈیپینڈنٹ پاور پروڈیوسرز (آئی پی پیز)، تیل کی بازاری کاری کرنے والی کمپنیوں (او ایم سیز) اور بجلی کی ترسیل کرنے والی کمپنیوں کو ادا ٹیکوں کے لیے بینکاری شعبے پر انحصار میں اضافے کے باعث بینکوں کی بیلنس شیٹس پر ان کا ارتکاز بڑھ گیا۔ دیے گئے پیشتر قرضے عام

27 اسٹیٹ بینک نے محتاطیہ ضوابط (پی آر) کے آر 7 کے تحت ایک قرض گیر کے لیے پیشتر کہہ کر ڈیٹ کارڈ اور ذاتی قرضے کی حد 5 ملین پاکستانی روپے مقرر کر دی تھی، محفوظ و غیر محفوظ دونوں بنیادوں پر، بشرطیکہ کسی ایک فرد کے کریڈٹ کارڈ ذاتی قرضے پر مجموعی غیر محفوظ/پختائی کی سہولتیں 2 ملین پاکستانی روپے سے تجاوز نہ ہوں۔ اس لیے بینکوں نے ذاتی قرضوں کی مختلف اقسام کو ان حدود کے تحت بیان کیا ہے۔

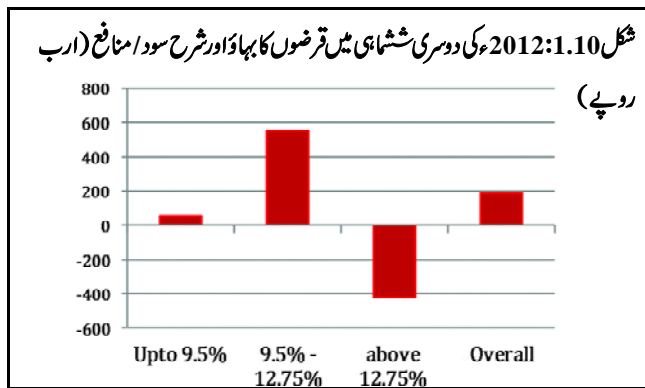
28 ٹیکسٹائل شعبے کوئی اہم شعبہ نہیں ہے جیسے (i) گیس کی (ii) عالمی منڈی میں ٹیکسٹائل کی پست قیمتیں اور (iii) بنگلہ دیش کی جانب سے سخت مسابقت جس نے امریکا اور یورپی یونین کے ساتھ ترجیحی تجارتی معاہدے (پی ٹی ای) پر دستخط کر رکھے ہیں۔

29 ماخذ: وفاقی دفتر شماریات

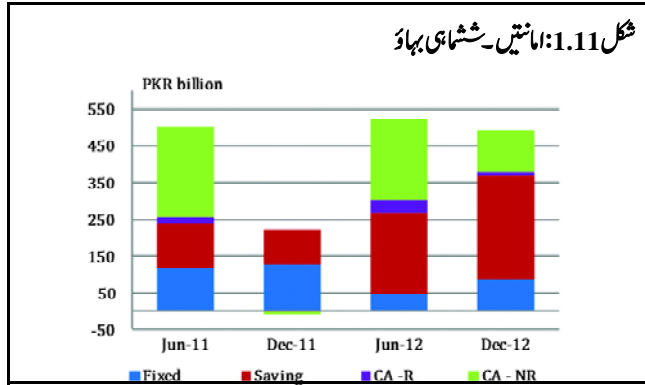
30 ای ایف ایس کی شرح میں 150 پی پی ایس کی کوئی اور ہیر وئی کرنسی (ایف ای 25 قرضے) میں قرض گیری کی موثر لاگت کے بارے میں غیر یقینی کیفیت کے بڑھنے کی وجہ سے ای ایف ایس زیادہ پرکشش ہو گئی اور 2012ء کی دوسری ششماہی میں ای ایف ایس قرضے بڑھ گئے تھے۔



طور پر حکومتی ضمانتوں پر مبنی تھے۔ یہ ضمانتیں ہنگامی واجبات تخلیق کرتی ہیں اور بسا اوقات انہیں براہ راست حکومتی قرضے پر منتقل کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ ایسا گزشتہ برس اس وقت ہوا تھا جب حکومت نے آئی پی پی کو غیر ادا شدہ زر اعانت کے یکبارگی تصفیے کے لیے اپنے ہنگامی واجبات، پی آئی بی اور ایم ٹی بی کے اجراء میں منتقل کر دیئے تھے۔ تاہم، 2012ء میں توانائی کے شعبے کو 123 ارب روپے کے اضافے سے گزشتہ قرضہ دوبارہ جمع ہو گیا۔ توانائی کے شعبے کے جاری مسائل نے نہ صرف پی ٹی ای ایس پر بینکوں کے اکتشاف کی سطح کو بلند رکھا اور اس میں اضافہ ہوتا رہا تھا بلکہ اس کے نتیجے میں بینکوں کی بیلنس شیٹس پر سرکاری شعبے کا ارتکاز بھی بڑھتا رہا۔



2012ء کی دوسری ششماہی میں نجی قرضوں میں توسیع اور قرض گاری کی شرحوں میں کمی کے رجحان کے باعث قرضوں کے بہاؤ میں مسلسل کمی ہوتی رہی۔ مثلاً، نجی قرضے کی شرح کے لحاظ سے تقسیم ظاہر کرتی ہے کہ قرضوں میں ہونے والا تمام اضافہ 12.75 فیصد کی قرض گیری لاگت میں دیکھا گیا، جبکہ اس حد سے زائد پر خالص واپسی ہوئی تھی (شکل 1.10)۔ یہ ایک واضح نتیجہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ پیشتر مالکاری کا بئور سے منسلک ہے اور پالیسی ریٹ میں کٹوتی کے بعد قرض گاری کی شرحوں میں کمی نے قرض گیری کی لاگت کم کر دی تھی اور ششماہی کے دوران نجی شعبے کے قرضے کی نمونہ بہتر بنانے میں جزوی کردار ادا کیا تھا۔



2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران سرکاری شعبے کی مالکاری میں 2.5 ارب روپے کی معمولی کمی دیکھی گئی جبکہ 2011ء کی دوسری ششماہی میں 97.3 ارب روپے³¹ کی کمی ہوئی تھی۔ پی ایس ایز کو مالکاری میں اضافہ 2012ء میں اجناسی مالکاری آپریشنز میں 40.5 ارب روپے کی خالص واپسی سے متوازن ہو گیا تھا۔ تاہم، قرضوں کی یہ واپسی 2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران 63.0 ارب روپے کی خالص واپسی سے کم رہی تھی جس کی وجوہات میں نومبر 2011ء کے دوران غیر ادا شدہ زر اعانت کی مد میں 78 ارب روپے کا یکبارگی

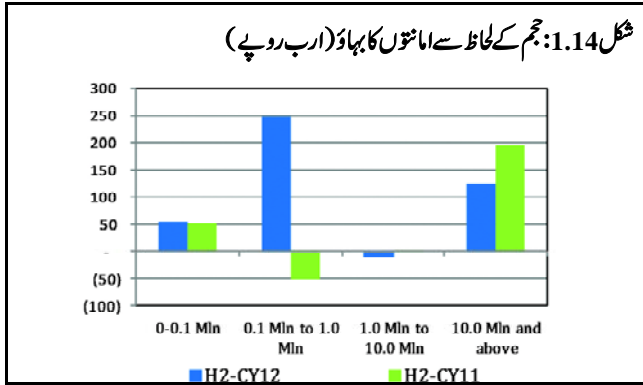
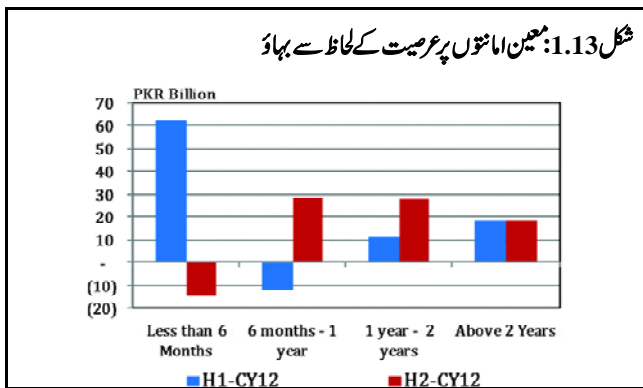
تصفیہ، کھاد کی درآمد کے ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان (ٹی سی پی) کے قرضوں کی ضروریات میں اضافہ اور چین کی مالکاری (2012ء کی دوسری ششماہی میں خالص ادائیگی) کے لیے قرضوں کا استعمال شامل ہیں۔ قرضوں کی واپسی کی بلند سطح، زیر جائزہ مدت کے دوران گندم کی مالکاری میں دیکھی گئی جس کا سبب اسٹاک کی جارحانہ فروخت تھی۔ خاطر خواہ واپسی کے باوجود اجناسی مالکاری کا واجب الادا حجم بلند رہا اور گندم کی امدادی قیمت³² میں اضافے اور گیس کی قلت کے سبب مقامی کھاد ساز کمپنیوں کی جانب سے پیداواری گنجائش سے کم استفادے کے نتیجے میں کھاد کی درآمد کے باعث اس میں مزید اضافے کی توقع ہے۔ قرض گیری پر اتنے فوری انحصار نے ایک بار پھر حکومتی واجبات میں اضافے کا خطرہ پیدا کر دیا ہے۔

31 یہ کی گزشتہ قرضے میں 390 ارب روپے کے یکبارگی تصفیے کے نتیجے میں کم ہوئے تھے۔

32 جائزے کے بعد کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ سرکاری شعبے میں اجناس کی سرگرمیوں کے لیے حاصل کیے گئے قرضوں کی سطح گزشتہ سطحوں سے تباہ کر گئی تھی۔



زیر جائزہ مدت کے دوران جاری کھاتے و بچت کھاتے (سی اے ایس اے) امانتوں میں بھاری اضافے کی وجہ سے امانتوں میں 7.2 فیصد کی مضبوط نمو ہوئی (شکل 1.11)۔ 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران بچت امانتوں میں 11.8 فیصد اضافہ ہوا (2011ء کی دوسری ششماہی میں 5.0 فیصد) اور انہوں نے بظاہر اسٹیٹ بینک کی جانب سے بچت امانتوں پر کم از کم قابل ادائیگی شرح میں 100 بی پی ایس اضافے کے ساتھ بڑھ کر 6 فیصد ہونے پر بظاہر مثبت رد عمل ظاہر کیا۔ بلند منافع کے ساتھ پہلے سے سیالیت کے شامل اثرات نے بچت امانتوں کو زیادہ قابل ترجیح بنا دیا ہے۔³³ جاری کھاتے میں 6 فیصد کی معقول نمو قرضوں کی موسمی واپسی میں اضافے سے ہم آہنگ تھی اور اس سے فنڈز کی مجموعی رسد کو تقویت حاصل ہوئی تھی۔ تاہم، معین امانتوں میں سست روی دیکھی گئی اور مجموعی صارفی امانتوں میں ان کے وزن میں کمی کا عمل جاری رہا۔ یہ تیز رفتار نمو کارکنوں کی ترسیلات زر کے بہاؤ میں اضافے سے ہم آہنگ تھی (شکل 1.12)۔ زیر جائزہ مدت کے دوران امریکی ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 2.6 فیصد کمی نے بھی امانتوں کی نمو میں کردار ادا کیا کیونکہ 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران بیرونی کرنسی امانتوں میں 5.4 فیصد اضافہ ہوا تھا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 10.1 فیصد کم ہوئی تھی۔

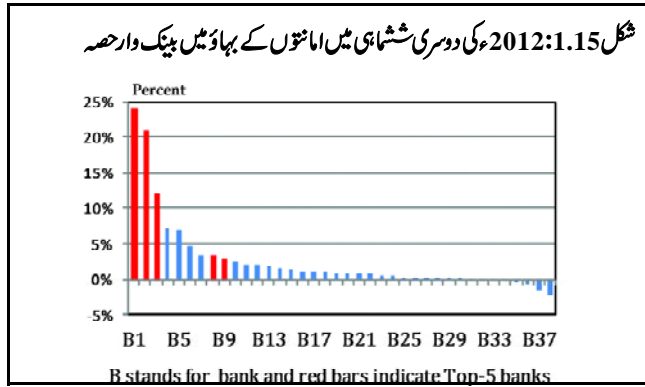


2012ء کی دونوں ششماہیوں کے دوران معین امانتوں میں سست روی دیکھی گئی جس کی وجوہات یہ ہیں (i) گرتی ہوئی شرح سود کے باعث بینکوں کی جانب سے قلیل مدتی فنڈز³⁴ جمع کرنے کی اضافی کوششیں (ii) قومی بچت اسکیموں سے سخت مسابقت، جو قدرے بلند شرح ہائے سود کی پیشکش کرتی ہیں جبکہ قبل از عرصیت رقوم واپس لینے کی لاگت بھی پست ہے، کیونکہ اپریل 2012ء میں اداروں کو بھی قومی بچت اسکیموں میں سرمایہ کاری کی اجازت دے دی گئی تھی اور (iii) بچت امانتوں پر کم از کم بلند شرح، جس نے معین امانتوں کی کشش کم کر دی تھی۔ معین امانتوں کی عرصیت کے خاکے سے نشاندہی ہوتی ہے کہ چھ ماہ تا دو برس تک کی عرصیت کی حدود والی امانتوں کے حجم میں اضافہ ہو رہا ہے جبکہ ششماہی عرصیت کی امانتوں میں کمی واقع ہو رہی ہے۔ امانتوں کی عرصیتوں میں تبدیلی بچتوں کی کم از کم شرح میں اضافے پر اچھا رد عمل ظاہر کرتی ہے (شکل 1.13)۔

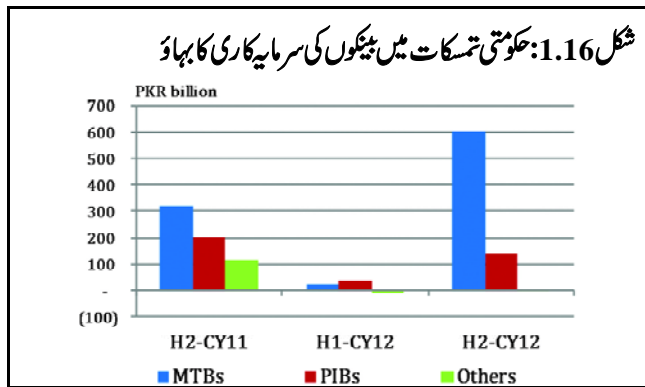
حجم کے لحاظ سے امانتوں کا تجزیہ درمیانے حجم کی امانتوں کے اہم حصے کو ظاہر کرتا ہے جو کہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے بالکل برعکس ہے جب امانتوں میں ہونے والا بیشتر اضافہ بڑے حجم کی ادارہ جاتی امانتوں میں ہوا تھا (شکل 1.14)۔ بینک وارا امانتوں میں حصے سے ظاہر ہوتا ہے کہ سرفہرست 5 بینکوں نے 62 فیصد امانتیں جمع کی تھیں جو کہ مجموعی امانتوں میں ان کے 54 فیصد حصے کے تناظر میں کافی زیادہ ہے (شکل 1.15)۔ تاہم، درمیانے حجم کے چند بینکوں نے بھی زیر جائزہ مدت کے دوران امانتیں جمع کرنے میں معتدل نمو دکھائی تھی۔

33 مارچ 2013ء میں اسٹیٹ بینک نے بینکوں کے لیے اوسط روزمرہ ہینلس میں بچت امانتوں پر بینکوں کے لیے منافع کی ادائیگی کو لازمی قرار دیا ہے۔ اس پالیسی مؤقف سے بچت امانتوں میں نمو کو مدد فراہم حاصل ہوگا۔

34 قلیل مدتی سیال فنڈز کے لیے عام طور پر جاری کھاتے و بچت کھاتے (سی اے ایس اے) کا حوالہ دیا جاتا ہے۔



ششماہی کے دوران مالی اداروں کی قرض گیری میں تقریباً 100 فیصد اضافہ ہوا، جس کی وجہ سے ان عبوری فنڈز کی مجموعی مقدار بڑھ کر 10 کھرب روپے تک پہنچ گئی۔ قرض گیری کی یہ بلند سطح بینکوں کی جانب سے بازار میں سیالیت کی مسلسل بلند ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ریپو سہولت میں شدت کا نتیجہ تھی تا کہ حکومت کی جانب سے مالکاری کی بلند ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومتی تمسکات کے اجراءے ثانی کی مطابقت کی جاسکے۔ اس کے نتیجے میں حاصل شدہ قرض گیری 2012ء کی دوسری ششماہی میں 5 فیصدی درجے اضافے کے ساتھ 94 فیصد ہو گئی۔ حکومتی تمسکات میں بیشتر قرض گیری کے آنے سے حکومتی قرضے کی بالواسطہ تسلیک کی نشاندہی ہوتی ہے۔



2012ء کی دوسری ششماہی میں حکومتی تمسکات میں فنڈز کے مسلسل بہاؤ سے سرمایہ کاری میں 22.5 فیصد کی شرح سے اضافے کے حصول میں مدد ملی (شکل 1.16)۔ نتیجتاً، 31 دسمبر 2012ء تک مجموعی سرمایہ کاریوں میں حکومتی تمسکات کا حصہ بڑھ کر 88.7 فیصد تک پہنچ گیا۔ حکومتی تمسکات میں بینکوں نے قلیل مدتی آلات میں بھاری سرمایہ کاری کی جس کے نتیجے میں واجب الادا ٹی بلز میں مزید 31 فیصد اضافہ ہو گیا۔ حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری کی اتنی بلند سطح کے باعث نو سرمایہ کاری خطرہ لاحق ہو گیا جو کہ 2012ء کی دوسری ششماہی میں

بازار کی شرح ہائے سود اور مارجن میں کمی کی صورت میں ظاہر بھی ہوا۔ ایکویٹی منڈی کی اچھی کارکردگی کے باوجود حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری کے مقابلے میں زیر جائزہ سرمایہ کے دوران ایکویٹی میں بینکوں کی سرمایہ کاری میں 11 فیصد کمی ہوئی۔ بینکوں کی ایکویٹی 9.1 فیصد اضافہ جاتی بنیاد کو ظاہر کرتی ہے اور 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران اس میں 9.18 فیصد (2011ء کی دوسری ششماہی میں 8.5 فیصد) نمو ہوئی تھی۔ سال کے دوران صحت مند منافع کے باعث رکھی گئی آمدنی میں اضافہ، کم از کم سرمائے کی شرائط کو پورا کرنے کے لیے چند بینکوں کی جانب سے سیالیت کا ادخال، اور باز قدر پیمائی کے فاضل نے بینکاری نظام میں خالص مالیت کی صحت مند نمو میں کردار ادا کیا۔